صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 14 نومبر 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

سوموار 14 نومبر 2016ء 13 صفر 1438 ہجری 14 نبوت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 258

یہ فضل یہ کرم

ہائے کثرت مرے گناہوں کی
وائے کوتاہی میری آہوں کی
اس پہ فضل یہ کرم یہ رحم
کیا طبیعت ہے بادشاہوں کی

(کلام محمود)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ 26 نومبر 2004ء میں فرماتے ہیں:

دعاؤں اور صدقات کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا بندہ خالص ہو کر اس کے سامنے جھکتا ہے اور اس سے بخشش اور معافی طلب کرتا ہے تو وہ بھی اس پر رحم اور فضل کی نظر ڈالتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ ہے کہ اگر کوئی شخص توبہ، استغفار یا دعا کرے یا صدقہ خیرات دے تو بلا ردّ کی جائے گی۔

جب دعاؤں کے ساتھ صدقہ وخیرات کی طرف توجہ دیں یا صدقہ وخیرات کے ساتھ دعاؤں کی طرف توجہ دیں کیونکہ بعض لوگ صرف صدقہ کر دیتے ہیں وہ ان کو آسان لگتا ہے، نمازوں اور دعاؤں کی طرف توجہ کم ہوتی ہے، دونوں چیزیں اگر ملائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل بہت تیزی سے فرماتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعض لوگ صدقہ وخیرات تو کر دیتے ہیں لیکن یہ ایک حصہ ہے اس حکم کا۔ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ مالک ہے، وہ اپنے بندے کو کسی بھی طرح نواز سکتا ہے، بخش سکتا ہے لیکن یہ بھی اس کا حکم ہے کہ میرے سارے احکام پر عمل کرتے ہوئے میرے سامنے جھکو اور میرے سے دعا مانگو کیونکہ میں لوگوں کی دعائیں سنتا ہوں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے......(البقرۃ:187) کہ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ لیکن بندے کا بھی یہ کام ہے کہ اس پکار کے ساتھ اُس طرح کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ...... چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں اور پھر اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟...... کہ وہ ہدایت پا جائیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ سے اس دعا کے رابطے کو قائم رکھنے کے لئے اور ہدایت پر قائم رہنے کے لئے، اس کے فضلوں کو ہمیشہ سمیٹنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب اس طرح دعاؤں کے ساتھ احکامات پر عمل کرتے ہوئے، صدقہ وخیرات پیش کر رہے ہوں گے، چندے دے رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق ہماری دعائیں سنے گا بھی اور ان قربانیوں کو قبول بھی فرمائے گا۔ (الفضل 22 مارچ 2005ء)

خطبہ جمعہ 15 جون 2012ء میں فرماتے ہیں:

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو صرف سطحی دعا نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتے ہوئے، یہ ایمان رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے اور پھر اس ایمان کے ساتھ مکمل طور پر ڈوب کر دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے کسی معاملے میں مدد اور رہنمائی چاہنی ہو، یا اپنی پریشانیوں کا حل کروانا ہو، یا خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہو تو یہ سب باتیں اُسی وقت ہوتی ہیں جب اپنی تمام تر طاقتوں اور استعدادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے جھکا جائے، اُس کے حضور دعائیں کی جائیں۔ آج تک ہمارا یہی تجربہ ہے کہ پھر خدا تعالیٰ ایسی دعاؤں کو سنتا ہے، یا ایسی رہنمائی فرما دیتا ہے جو اگر دعا مانگنے والے کی خواہش کے مطابق نہ بھی ہو تب بھی تسلی اور تسکین کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔ (الفضل 22 اگست 2012ء)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ 18 نومبر 2016ء سے پاکستانی وقت کے مطابق شام 6 بجے ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر ہوا کرے گا۔ تمام احباب جماعت استفادہ فرمائیں۔

(ایڈیشنل نظارت اشاعت ایم ٹی اے پاکستان)

نماز تباہی سے بچاتی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''یاد رکھو کہ اگر ٹکروں والی نماز ہزار برس بھی پڑھی جاوے تو ہرگز فائدہ نہ ہوگا۔ نماز ایسی شئے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے۔ نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے۔ اگر طبیعت میں قبض اور بدمزگی ہو تو اس کے لئے بھی دعا ہی کرنی چاہئے کہ الٰہی تو ہی اسے دور کر اور لذت اور نور نازل فرما۔

جس گھر میں اس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر نوح کے وقت میں یہ نماز ہوتی تو وہ قوم کبھی تباہ نہ ہوتی۔ حج بھی انسان کے لئے مشروط ہے روزہ بھی مشروط ہے۔ زکوٰۃ بھی مشروط ہے۔ مگر نماز مشروط نہیں۔ سب ایک سال میں ایک ایک دفعہ ہیں۔ مگر اس کا حکم ہر روز پانچ دفعہ ادا کرنے کا ہے۔ اس لئے جب تک پوری پوری نماز نہ ہوگی تو وہ برکات بھی نہ ہوں گی جو اس سے حاصل ہوتی ہے۔ اور نہ اس بیعت کا کچھ فائدہ حاصل ہوگا۔ اگر بھوک یا پیاس لگی ہو تو ایک لقمہ یا ایک گھونٹ سیری نہیں بخش سکتا۔ پوری خوراک ہوگی تو تسکین ہوگی اسی طرح ناکارہ تقویٰ ہرگز کام نہ آوے گا''۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

فیض احمد فیض کے چند منتخب اشعار

رات یوں دل میں تیری کھوئی ہوئی یاد آئی
جیسے ویرانے میں چپکے سے بہار آ جائے
جیسے صحراؤں میں ہولے سے چلے بادِ نسیم
جیسے بیمار کو بے وجہ قرار آ جائے

دل رہین غم جہاں ہے آج
ہر نفس تشنہ فغاں ہے آج
سخت ویراں ہے محفل ہستی
اے غم دوست تو کہاں ہے آج

تو ہے اور اک تغافل پیہم
میں ہوں اور انتظار بے انداز

وقف حرمان و یاس رہتا ہے
دل ہے، اکثر اداس رہتا ہے
تم تو غم دے کے بھول جاتے ہو
مجھ کو احساں کا پاس رہتا ہے

اک تری دید چھن گئی مجھ سے
ورنہ دنیا میں کیا نہیں باقی

اور بھی دکھ ہیں زمانے میں محبت کے سوا
راحتیں اور بھی ہیں وصل کی راحت کے سوا

ویراں ہے میکدہ، خم و ساغر اداس ہیں
تم کیا گئے کہ رُوٹھ گئے دن بہار کے

یہ عہد ترک محبت ہے، کس لئے آخر
سکونِ قلب ادھر بھی نہیں اُدھر بھی نہیں

پھر کوئی آیا دل زار نہیں کوئی نہیں
راہرو ہو گا، کہیں اور چلا جائے گا
اپنے بے خواب کواڑوں کو مقفل کر لو
اب یہاں کوئی نہیں، کوئی نہیں آئے گا

وہ مرے ہو کے بھی مرے نہ ہوئے
ان کو اپنا بنا کے دیکھ لیا

زندگی کیا کسی مفلس کی قبا ہے جس میں
ہر گھڑی درد کے پیوند لگے جاتے ہیں

متاع لوح و قلم چھن گئی تو کیا غم ہے
کہ خون دل میں ڈبو لی ہیں انگلیاں میں نے
زباں پہ مہر لگی ہے تو کیا، کہ رکھ دی ہے
ہر ایک حلقہ زنجیر میں زباں میں نے

یہ داغ داغ اُجالا، یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا، یہ وہ سحر تو نہیں

ہم پرورش لوح و قلم کرتے رہیں گے
جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

تم آئے ہو نہ شب انتظار گزری ہے
تلاش میں ہے سحر، بار بار گزری ہے
وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے

اے خاک نشینو اُٹھ بیٹھو، وہ وقت قریب آ پہنچا ہے
جب تخت گرائے جائیں، جب تاج اچھالے جائیں گے
اب ٹوٹ گریں گی زنجیریں، اب زندانوں کی خیر نہیں
جو دریا جھوم کے اٹھے ہیں، تنکوں سے نہ ٹالے جائیں گے

رنگ پیراہن کا، خوشبو زلف لہرانے کا نام
موسم گل ہے تمہارے بام پر آنے کا نام
پھر نظر میں پھول مہکے، دل میں پھر شمعیں جلیں
پھر تصور نے لیا اس بزم میں جانے کا نام

روشن کہیں بہار کے امکاں ہوئے تو ہیں
گلشن میں چاک چند گریباں ہوئے تو ہیں

نثار میں تیری گلیوں کے اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے
جو کوئی چاہنے والا طواف کو نکلے
نظر چرا کے چلے، جسم و جاں بچا کے چلے

گلوں میں رنگ بھرے بادِ نو بہار چلے
چلے بھی آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے
جو ہم پہ گزری سو گزری مگر شب ہجراں
ہمارے اشک تری عاقبت سنوار چلے

(انتخاب از نسخہ ہائے وفا۔ عبدالصمد قریشی)

محترم ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب

مغل بادشاہ اورنگزیب عالمگیر کی کردار کشی

مغربی مصنفین کے الزامات کا جواب۔ تاریخی حوالوں سے

حضرت مسیح موعودنے اورنگزیب عالمگیر کو اپنے وقت کا مجدد کہا ہے۔ لیکن مغربی تاریخ دانوں نے عالمگیر کو ایک ایسے بادشاہ کے طور پہ پیش کیا ہے جس نے تخت کے لالچ میں اپنے باپ کو قید کرایا، ایک بھائی کو قتل کروایا اور دوسرے کو دھوکے سے بلوایا اور پھر قید کروادیا۔ ان تاریخ دانوں کے مطابق عالمگیر ایک سخت متعصب مسلمان بادشاہ تھا جس نے ہندوؤں کے معبد گروائے اور اپنی غیر دور اندیشی کی بدولت دکن کی اسلامی ریاستیں مٹادیں۔ ان تاریخ دانوں نے عالمگیر کا جو کردار پیش کیا ہے اس کردار کا حامل شخص ایک مجدد تو کیا شریف آدمی کہلانے کا بھی حقدار نہیں ٹھہرتا۔

عالمگیر کے کردار کی حقیقت جاننے کیلئے ہمیں ان تاریخوں کا مطالعہ کرنا ہوگا جو یا تو عالمگیر کے زمانے میں لکھی گئی تھیں یا اس کے زمانے کے فوراً بعد غیر متعصب تاریخ دانوں نے لکھیں۔ عالمگیر نامہ میں کاظم شیرازی نے ابتدا سے دس برس تک کے حالات لکھے ہیں لیکن اس کا مسودہ عالمگیر کو دکھا کر لکھا جاتا تھا۔ اس وجہ سے اس کتاب کی تاریخی حیثیت پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح مستعد خان ساقی کی مآثر عالمگیری میں شروع کے دس برس کے حالات عالمگیر نامہ کے حوالے سے لکھے گئے ہیں۔ منتخب اللباب خافی خان نے عالمگیر کی وفات کے دس برس بعد لکھی۔ خافی خان کا باپ عالمگیر کی فوج میں شریک تھا اور بعد میں خود خافی خان عالمگیر کے عہدیداروں میں داخل ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر برنیر نے ایک لمبا عرصہ تک پہلے شاہجہان اور پھر عالمگیر کے دور میں بہت قریب سے شاہی سیاست کا مطالعہ کیا اور اپنے چشم دید حالات بیان کئے ہیں۔ ان تاریخوں کے علاوہ فیاض القوانین میں ہندوستان اور ایران کے بادشاہوں کے خطوط ایک اہم دستاویز ہے۔ خاص طور سے اس میں مرزا مراد شجاع اور عالمگیر کے درمیان وہ خط و کتابت موجود ہے جو عین ان دنوں میں لکھے گئے تھے جب مراد عالمگیر کے ساتھ مل کر دارا شکوہ کے مقابلے پہ جانے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ مولانا شبلی نعمانی نے اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر میں سیر حاصل بحث کی ہے۔

ذیل میں ہم ان تواریخ کی مدد سے ان الزامات کا جائزہ لیں گے جو مغربی مصنف عالمگیر پر لگاتے ہیں۔

شاہجہان کی قید

7 ذی الحجہ 1067ھ کو شاہجہان بیمار ہوکر کاروبار سلطنت سے معذور ہو گیا تو داراشکوہ نے موقع دیکھ کر عنان سلطنت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ ان دنوں عالمگیر شاہجہان کے حکم سے گلبرگہ کے محاصرے میں مصروف تھا۔ جبکہ مراد بنگال اور شجاع گجرات کی حکومتوں پہ مامور تھے۔ داراشکوہ نے عنان سلطنت اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا کہ مراد، شجاع اور عالمگیر کے درباری سفیروں کو بلوا کر مچلکہ لیا کہ وہ دربار کی کوئی خبر باہر نہ بھیجنے پائیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بنگال، گجرات اور دکن کے راستے بند کرادیئے تا کہ یہ خبر مسافروں کے ذریعے مراد، شجاع یا عالمگیر تک نہ پہنچ پائے۔ لیکن ایسی خبر کہاں رکتی تھی۔ جیسے ہی صوبوں میں خبر پہنچی تمام ملک میں بغاوت پھوٹ گئی۔ سب سے پہلے شجاع نے بنگال میں اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ اسی طرح احمد آباد گجرات میں مراد نے اپنے نام کا سکہ وخطبہ جاری کر دیا۔ عالمگیر کو جو گلبرگہ کے محاصرے میں مصروف تھا اچانک محاصرہ ختم کرنا پڑا کیونکہ داراشکوہ نے عالمگیر کی فوج کے تمام افسروں کو شاہجہان کی طرف سے حکم بھیجا کہ محاصرہ چھوڑ کر دربار میں چلے آئیں۔ داراشکوہ نے عالمگیر کے سفیر عیسٰی بیگ کو قید کر کے اس کا گھر ضبط کرلیا اور مہاراجہ جسونت سنگھ والئ جودھپور کو فوج اور توپ خانہ دے کر گجرات کی طرف روانہ کیا کہ اگر عالمگیر اپنی جگہ سے حرکت کرے تو اسے روکا جائے۔ ادھر جب مراد اور شجاع نے اپنے اپنے صوبوں میں اپنی بادشاہتوں کا اعلان کیا تو عالمگیر نے نہ صرف یہ کہ خود کوئی کارروائی نہیں کی بلکہ مراد کو خط لکھا کہ بادشاہ سلامت ابھی زندہ ہیں اس لیے ہم لوگوں کو اپنی جگہ سے ہلنا مناسب نہیں ہے۔ اس نے مراد کو سورت پر فوج بھیجنے پہ سرزنش بھی کی۔

شاہجہان کی بیماری کے چار ماہ کے بعد جب عالمگیر نے محسوس کیا کہ داراشکوہ نے شاہجہان کو قیدی بنایا ہوا ہے تو 12 ربیع الاول 1068ھ کو بیجاپور سے روانہ ہو کر برہان پور پہنچا یہاں سے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت 20 رجب 1068ھ کو کیال پور کے مقام پر مراد سے ملا۔ مہاراجہ جسونت سنگھ مقابلے کیلئے بڑھا تو عالمگیر نے اسے پیغام بھجوایا کہ ہم صرف شاہجہان کی عیادت کو جارہے ہیں اس لیے ہمیں جانے دے۔ لیکن مہاراجہ نے نہ سنی اور ایک سخت معرکے کے بعد مہاراجہ شکست کھانے کے بعد بھاگا۔

اس وقت شاہجہان مکمل طور سے داراشکوہ کے قبضے میں تھا یہاں تک کہ فرامین پر شاہجہان کے دستخط اپنے ہاتھ سے بناتا تھا۔ آگرے کی ناموافق آب و ہوا سے بچنے کے لیے شاہجہان دلی جا رہا تھا۔ جسونت سنگھ کی شکست کی خبر سن کر داراشکوہ نے شاہجہان کو واپس آگرہ جانے پہ مجبور کر دیا اور خود 60 ہزار کی فوج لے کر عالمگیر کے مقابلے کو نکلا۔ شاہجہان نے بار بار اصرار کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کی کہ اس کا جانا مصلحت کے خلاف ہے اور شاہجہان خود اس فتنے کو فرو کرے گا لیکن داراشکوہ نے شاہجہان کی نہ مانی اور 16 شعبان 1068ھ کو داراشکوہ کی فوج کا عالمگیر اور مراد کی فوجوں سے مقابلہ ہوا۔ داراشکوہ شکست کھانے کے بعد آگرہ گیا لیکن شرم کے مارے شاہجہان سے نہ ملا اور اسی رات اپنے اہل وعیال کو لے کر لاہور کے ارادے سے دلی کو روانہ ہوا۔ 17 رمضان 1068ھ کو عالمگیر نے شہزادہ محمد سلطان کو بھیجا کہ شاہی قلعہ پر قبضہ کر لے اور شاہجہان کو پیغام بھیجا کہ قلعہ سے باہر نہ نکلیں۔ آگرے کے قریب پہنچنے پر شاہجہان نے عالمگیر کو بار بار شفقت آمیز خط لکھ کر اور انعام بھیج کر اور ولی عہدی کا لالچ دے کر بلوایا لیکن مقربین نے عالمگیر کو مشورہ دیا کہ شاہجہان کی پیشکش پہ بھروسہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔

جہاں آرا بیگم جس نے اس تمام کھیل میں داراشکوہ کی حمایت اور عالمگیر کی مخالفت کی تھی شاہجہان کے ساتھ تھی اور شاہجہان پہ اس قدر حاوی تھی کہ جو وہ چاہتی تھی وہی ہوتا تھا۔ شاہجہان اس کے مشورے کے بغیر فیصلہ نہیں کرتا تھا۔ اس لیے عالمگیر کو مقربین کا مشورہ نامناسب نہیں تھا بلکہ اس بات کا ثبوت ہے کہ شاہجہان نے عالمگیر کے خلاف ہندی میں ایک خفیہ خط شجاع کو اور ایک سپہ سالار مہابت خان کو جو اس وقت کابل میں تھا لکھا:

داراشکوہ لاہور جارہا ہے۔ لاہور میں پیسے کی کوئی کمی نہیں ہے۔ کابل میں آدمیوں اور گھوڑوں کی فراوانی ہے۔ اور بہادری اور جرنیلی میں مہابت خان کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔ اس لیے (مہابت) خان کو اپنی فوج کے ساتھ تیزی سے لاہور کو کوچ کرنا چاہئے اور داراشکوہ کے ساتھ مل کر دونوں غیر ذمہ دار بھائیوں کے خلاف پیش قدمی کرنی چاہئے تا کہ ان کو ان کی بداخلاقی کی سزا ملے اور بادشاہ شاہجہان کو قید سے رہائی ملے۔

لین پول اس بارے میں یوں لکھتا ہے۔

اُس جال میں جو شاہجہان نے عالمگیر کے پھانسنے کے لئے بچھایا تھا شاہجہان خود پھنس گیا۔

اس کے باوجود عالمگیر نے بار بار شہزادہ اعظم کو شاہجہان کی خدمت میں معافی کے لیے بھیجا اور پانچ سو اشرفیاں اور چار ہزار روپے نذر بھیجے۔ اس

اورنگزیب عالمگیر کی حکومت کا نقشہ

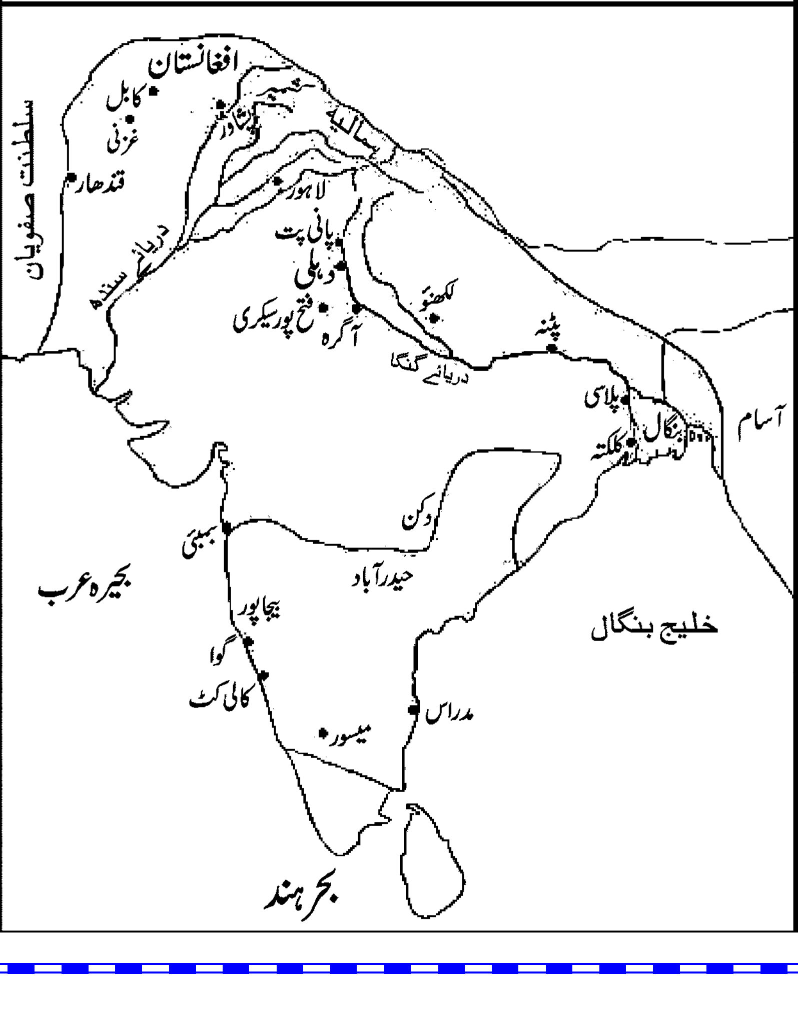

کے بعد جب تک شاہجہان زندہ رہا عالمگیر نے اسے ہر قسم کی راحت کے سامان مہیا کئے۔

ڈاکٹر برنیر جس کی تمام ہمدردیاں شاہجہان کے ساتھ تھیں لکھتا ہے:

غرضیکہ اورنگزیب کا برتاؤ شاہجہان کے ساتھ مہربانی اور ادب سے خالی نہ تھا اور حتی الامکان وہ اپنے بوڑھے باپ کی ہر طرح سے خاطر داری کرتا اور نہایت کثرت سے تحفے تحائف بھیجتا رہتا اور سلطنت کے بڑے بڑے معاملات میں اس کی رائے اور مشورے کو مثل ایک پیر و مرشد کی ہدایت کے طلب کرتا تھا اور اس کے عریضوں سے جو اکثر لکھا کرتا تھا ادب اور فرمانبرداری ظاہر ہوتی تھی۔

داراشکوہ کا قتل اور مراد کا قید کرنا

داراشکوہ نے بغاوت کی تھی اور باغی کی سزا ہر قانون میں موت ہے۔ پھر داراشکوہ کو موت کی سزا کیوں نہ ہوتی۔ یہ امر بھی یقینی تھا کہ داراشکوہ جب تک زندہ رہتا سازشیں کرتا رہتا اور ملک میں امن و امان کو ہر دم خطرہ رہتا۔

شکست کے بعد داراشکوہ فوجیں اکٹھی کرنے میں مصروف ہوگیا۔ کافی خان لکھتا ہے:

اس نے زمینداروں اور فوجداروں کو خطوط لکھ کر اور وعدے کر کے منانے کی کوشش کی۔ اس طرح اس نے تقریباً بیس ہزار گھڑسوار جمع کر لیے۔ اس نے اپنے بھائی شجاع سے خطوط کے ذریعے بہت سے وعدے کئے اور قسمیں کھائیں کہ ملک کو زیر کرنے کے بعد وہ اس کو بھائیوں کی طرح آپس میں تقسیم کر لیں گے۔ دغا اور دھوکے سے پُر ان خطوط سے شجاع فریب میں آگیا اور اگرچہ اس کو اورنگزیب کی طرف سے مہربان اور امید افزا خطوط مل چکے تھے وہ احمق فوجیں جمع کرنے میں مصروف ہوگیا اور اس کے بعد دکن سے ایک طاقتور فوج اور توپ خانے کے ساتھ داراشکوہ کی مدد کو روانہ ہوا۔

داراشکوہ کے اس طرزِ عمل سے صاف ظاہر ہے کہ وہ سلطنت کے لالچ میں کچھ بھی کرنے کو تیار تھا اور جب تک وہ زندہ رہتا ملک میں بدامنی اور بغاوت کا اندیشہ رہتا۔ عالمگیر اگر اس کو معاف کر دیتا تو یہ اس کی ناعاقبت اندیشی ہوتی اور ملک میں فساد برپا رہتا۔

مراد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ عالمگیر نے مراد کو دھوکے سے قتل کروایا۔ مغربی مصنفین کے مطابق عالمگیر نے مراد سے معاہدہ کیا تھا کہ جنگ کے بعد عالمگیر داراشکوہ کو شکست دینے کے بعد حج کو چلا جائے گا اور مراد سلطنت کا مالک ہوگا۔ ایسے معاہدے کا تاریخ میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ البتہ عالمگیر اور مراد اور شجاع کے مابین یہ معاہدہ ضرور ہوا تھا جس کا حاصل یہ تھا کہ اگر داراشکوہ ایک بھائی پر چڑھائی کرے تو باقی دونوں بھائی اس کی مدد کو آئیں گے۔ معاہدے میں یہ بھی شامل تھا کہ فتح کے بعد ایک ثلث مال غنیمت اور کابل اور پنجاب اور کشمیر کے علاقے مراد کو دے دیئے جائیں۔ چنانچہ داراشکوہ کی شکست کے بعد جب مراد نے عالمگیر سے علیحدگی اختیار کی تو عالمگیر نے معاہدے کے مطابق مراد کو 20 لاکھ روپے نقد بھیجے اور کہلا بھیجا کہ داراشکوہ کا فیصلہ ہو جانے کے بعد کابل اور پنجاب اور کشمیر بھی حوالے کیا جائے گا۔

مراد ایک سادہ لوح انسان تھا اور آسانی سے لوگوں کے بہکانے میں آجاتا تھا۔ داراشکوہ کو شکست دینے کے بعد اس کو لوگوں نے بہکایا کہ وہ سلطنت کا وارث ہے۔ اس خیال سے اس نے عالمگیر سے علیحدگی اختیار کی اور عالمگیر کے بڑے بڑے امراء کو بھاری تنخواہوں اور انعاموں کا لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ عالمگیر کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا کہ اس کو گرفتار کرتا۔

مراد بخش کی موت کے بارے میں بھی مغربی تاریخ دانوں نے عالمگیر پہ بے جا تنقید کی ہے۔ کافی خان کا باپ جو مراد بخش کا رازدار نوکر تھا اور آخر وقت تک اس کے ساتھ تھا اپنے باپ کے توسط سے مراد بخش کے آخری دنوں کا آنکھوں دیکھا نقشہ پیش کیا ہے۔ وہ کہتا ہے:

جب محمد بخش کو قلعہ میں بھیجا گیا اس کی ایک دل پسند داشتہ سرسوں بائی کو اس کی درخواست پر اس کے ساتھ جانے کی اجازت دی گئی۔ بدنصیب قیدی اپنی خوراک وغیرہ میں سے آدھا حصہ ان مغلوں اور اس مغل عورت کو دے دیتا تھا جو اس کے پیچھے پیچھے قید خانے کو گئے اور خود تنگ دستی کی حالت میں رہتا تھا۔ بہت سے منصوبوں کے بعد مغلوں نے آخر یہ منصوبہ بنایا کہ قلعے کی دیوار سے رسی کی سیڑھی باندھی جائے۔ رات کے دوسرے گشت کے بعد لوگوں کے سونے سے قبل مراد بخش نے سرسوں بائی کو اپنے بھاگنے کے منصوبے سے آگاہ کیا اور وعدہ کیا کہ وہ واپس آکر اسے بھی چھڑا لے جائے گا۔ یہ سن کر سرسوں بائی نے اس قدر زور سے رونا اور چلانا شروع کر دیا کہ پہریداروں نے سب کچھ سن لیا اور مشعل کی روشنی کی مدد سے سیڑھی ڈھونڈ لی۔ اورنگزیب کو جب اس سازش کی اطلاع ملی اس کو اپنے تخت کی فکر ہوئی۔ بادشاہ کے کچھ دوستوں کے کہنے پہ علی نقی جس کو مراد بخش نے قتل کرا دیا تھا کے بیٹوں نے مراد بخش پہ قتل کا مقدمہ کر دیا......آخر کار مقدمہ بادشاہ کے سامنے پیش ہوا اس نے حکم دیا کہ مقدمے کو جج کے سامنے پیش کیا جائے۔ قانون کے مطابق فیصلے کے بعد ربیع الثانی 1067 میں حکم دیا گیا کہ جج مقتول کے وارث کو لے کر مراد بخش کے پاس جائے اور قتل ثابت ہونے پر اسے قانون کا فیصلہ سنائے۔

اس آنکھوں دیکھے حال سے ظاہر ہے کہ مغربی مصنفوں کی روایات میں کوئی حقیقت نہیں ہے اور مراد بخش کی موت کی وجہ اس کی اپنی حماقت اور قانون کی گرفت تھی نہ کہ عالمگیر کا ظلم۔

عالمگیر اور مرہٹے

عالمگیر پر ایک یہ الزام بھی لگایا جاتا ہے کہ عالمگیر نے اپنی ناعاقبت اندیشی سے ریاست حیدر آباد جو ایک شیعہ ریاست تھی کو برباد کر کے ایک تو اپنے مذہبی تعصب کا ثبوت دیا اور دوسرا حیدر آباد کی طاقت کو مٹا کر مرہٹوں کی طاقت بڑھائی۔ تاریخ پر نظر دوڑانے سے اصل واقعات کچھ یوں سامنے آتے ہیں۔

دکن میں پانچ ریاستیں قائم تھیں جو آپس میں لڑتی رہتی تھیں۔ ان آپس کی خانہ جنگیوں کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ علی عادل شاہ نے حسین نظام شاہ سے تنگ آکر رام راج کو مدد کے لیے بلایا۔ ان خانہ جنگیوں کی وجہ سے سب سے پہلے اکبر نے بعض ریاستوں پر قبضہ کیا۔ بعد میں جہانگیر اور شاہجہان کے زمانے میں بھی سوائے حیدر آباد اور بیجاپور کی ریاستوں کے یہ ریاستیں سلطنت تیموری میں شامل تھیں۔

عادل شاہ والی بیجاپور نے سیواجی کے باپ ساہو کو پونہ اور سوپہ دو صوبے جاگیر میں دیئے تھے۔ سیواجی نے ان علاقوں میں بہت سے قلعے بنوائے۔ عادل شاہ کے مرنے کے بعد درباریوں نے سکندر کو وارث قرار دے کر تخت سلطنت پر بٹھایا۔ ادھر سیواجی کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا سنبھا جانشین ہوا۔ سکندر نے سنبھا کے ساتھ مل کر عالمگیر کے خلاف سازشوں میں حصہ لیا اور عالمگیر کے مقابلے میں اس کو مدد دیتا رہا جس پر عالمگیر نے سکندر کو بار بار تنبیہ بھی کی۔ لیکن جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو آخر بیجاپور کو فتح کر کے سلطنت میں شامل کر لیا۔

عالمگیر کے زمانے میں حیدر آباد کا فرمانروا ابوالحسن شاہ تھا۔ یہ شخص بچپن سے قلندروں کے ساتھ آوارہ پھرتا تھا اور تخت نشینی کے بعد بھی یہی طور قائم رہے۔ ابوالحسن کے زمانے میں سیواجی عالمگیر کے دربار سے بھاگ کر دکن آگیا تھا۔ اس نے ابوالحسن کے ساتھ مل کر سازش کی اور ابوالحسن کی فوجی اور مالی مدد سے عالمگیر کی حدودِ حکومت میں گھس کر جالنہ کو برباد کیا۔ سیواجی کے بعد بھی ابوالحسن عالمگیر کے مقابلے پر سنبھا کی مدد کرتا رہا۔ چنانچہ جب عالمگیر بیجاپور کے محاصرے میں مشغول تھا تو ابوالحسن نے اپنے ایک سردار کو لکھا کہ ایک طرف سے سنبھا بیشمار فوج لے کر بڑھتا ہے اور دوسری طرف سے میں چالیس ہزار فوج بھیجتا ہوں دیکھو حضرت عالمگیر کس کس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اس پر عالمگیر نے شہزادہ معظم شاہ کو حیدر آباد کی مہم پر بھیجا۔ شہزادہ معظم شاہ نے ابوالحسن کو لکھا کی اگر وہ ذیل کی شرائط کو قبول کر لے تو اس کی معافی کی سفارش کی جائے گی۔

(مادنا وزارت سے معزول ہو کر مقید کر دیا جائے)

سیرم اور دیگر ممالک جن پر ناجائز قبضہ کیا گیا ہے واپس کر دیے جائیں

پیشکش مقررہ کی باقیات ادا کر دی جائیں۔

ابوالحسن نے یہ شرائط ماننے سے انکار کیا تو شہزادہ معظم شاہ نے صرف اس شرط پر صلح کی پیشکش کی کہ سیرم وغیرہ واپس کر دیئے جائیں۔ جب اس شرط کو بھی ٹھکرا دیا گیا تو شہزادہ معظم کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ حیدر آباد پر چڑھائی کرے۔

تاریخ کے ان اوراق پر نظر ڈالنے سے یہ صاف ظاہر ہے کہ اس الزام میں کوئی حقیقت نہیں ہے کہ دکن کی ریاستیں مرہٹوں کو دبائے ہوئے تھیں اور جب ان ریاستوں کا زور ٹوٹا تو مرہٹے زور پکڑ گئے جنہوں نے بعد میں تیموری سلطنت کا خاتمہ کیا۔ اس کے برعکس دکن کی ریاستیں مرہٹوں کے ساتھ مل کر تیموری سلطنت کیخلاف سازشوں میں مصروف تھیں اور مرہٹوں کا زور توڑنے کے لیے ضروری تھا کہ ان ریاستوں پر حملہ کر کے مرہٹوں کو وہاں سے نکال دیا جائے۔

ہندوؤں سے سلوک

مغربی تاریخ دانوں کے مطابق عالمگیر نے مذہبی تعصب کی بنا پر ہندوؤں کے بت خانے مسمار کروائے۔ شاہجہان کے دورِ حکومت میں ہی مسلمانوں اور ہندوؤں کے مابین چپقلش شروع ہو گئی تھی۔ ایک طرف شاہجہان نے بنارس میں جدید تعمیر شدہ بت خانے تڑوائے تو دوسری طرف ہندو جبراً مسلمان عورتوں سے نکاح کر لیتے تھے اور مساجد کو توڑ کر ان کی جگہ بت خانے بنواتے تھے۔ شاہجہان کو جب خبر ملتی تو ان عورتوں کو ہندوؤں کے قبضے سے نکالتا اور جن مساجد کو بت خانہ بنایا تھا انہیں دوبارہ مساجد میں تبدیل کرا دیتا۔ داراشکوہ کی ہمدردیاں چونکہ ہندوؤں کے ساتھ تھیں۔ اس وجہ سے ہندوؤں کو زیادہ شہ ملی اور انہوں نے اپنے پاٹ شالوں میں مسلمان بچوں کو ہندو مذہب کی تعلیم دینی شروع کر دی۔ عالمگیر نے اپنی تخت نشینی کے بارہویں برس ان مدرسوں کو بند کرایا تو اس کے نتیجے میں ہندوؤں نے شورش کی۔ عالمگیر نے شورش کو دبانے کیلئے ان پر فوج کشی کی اور متھرا، جودھپور اور اودیپور کے بت خانے توڑے گئے۔ تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بت خانے صرف انہی علاقوں میں گرائے گئے جہاں بغاوت ہوئی۔ چونکہ اس زمانے میں بغاوت کا گڑھ عموماً عبادت گاہ ہوا کرتی تھی اس لئے گڑھ کو تباہ کرنا ضروری ہوتا تھا۔ عالمگیر دکن میں 25 برس رہا لیکن تاریخ گواہ ہے کہ وہاں ایک بت خانہ بھی نہیں گرایا گیا۔ حالانکہ گولکنڈہ اور بیجاپور کو فتح کرنے کے وقت بت خانوں کو گرانے کا اس سے اچھا موقع کہاں مل سکتا تھا۔

کیا عالمگیر نے ایسے احکامات جاری کئے تھے کہ ہندوؤں کو ملازمتوں سے نکال کر ان کی جگہ مسلمانوں کو رکھا جائے۔ 1082ھ میں عالمگیر نے یہ حکم دیا کہ صوبہ داروں اور تعلق داروں کے پیشکار اور دیوان اور محالات خالصہ کے مال گزاری وصول کرنے والے ہندو نہ مقرر کئے جائیں۔ اس حکم کے بعد ایک اور حکم جاری کیا گیا کہ ہندوؤں کو بھی پیشکار رہنے دیا جائے لیکن ساتھ ایک مسلمان پیشکار بھی مقرر کیا جائے۔ ان احکامات اور تدابیر کا مقصد صرف یہ تھا کہ ہندوؤں کی رشوت خوری کا سدباب

کیا جائے۔ مغربی مصنفوں نے اس حکم کو اس طرح توڑ مروڑ کر اور بے انصافی سے پیش کیا ہے تا یہ تاثر ملے کہ ملازمت کے معاملے میں مسلمانوں کو ہندوؤں پر ترجیح ملے گی۔ چنانچہ ماؤنٹ سٹیورٹ الفنسٹن جو بعد میں بمبئی کا گورنر بنا لکھتا ہے کہ

یہ گشتی حکم بھی سارے حاکموں اور اختیار والوں کے پاس بھیجا کہ آئندہ سے ہندو بھرتی نہ کیے جائیں اور ان تمام عہدوں پر مسلمان بھرتی کیے جائیں جو تمہاری تختِ حکومت میں ہوویں۔

حقیقت یہ ہے کہ عالمگیر کے دورِ حکومت میں ہندو عہدیدار ہر قسم کے اعلیٰ فوجی اور سیاسی عہدوں پر فائز تھے۔ ان عہدوں میں قلعوں کی قلع داری اور اضلاع کی نظامت اور فوجداری شامل ہیں۔ اور تو اور ان عہدوں پہ نظر ڈالنے سے حیرت ہوتی ہے کہ ان اعلیٰ عہدوں پہ سیواجی کے متعدد عزیزوں اور رشتہ داروں کے نام بھی نظر آتے ہیں۔

عالمگیر پہ ایک الزام یہ ہے کہ اس نے ہندوؤں کے میلوں پر پابندی لگا دی تھی۔ یہ الزام درست ہے لیکن اس کی وجہ مذہبی تعصب کے بجائے اس کا فطرتی میلان تھا۔ عالمگیر کو میلوں اور ناچ گانوں کی محفلوں سے اور ظاہری نمائش و تکلفات سے نفرت تھی۔ اسی وجہ سے اس نے دربار میں گویّوں اور نجومیوں پر پابندی لگا دی اور ملک الشعراء کا عہدہ توڑ دیا۔ دربار میں آداب و کورنش کا جو طریق تھا اسے موقوف کیا اور اسی مد میں ہندوؤں کے میلے بھی بند ہوئے۔

مغربی مصنفوں نے عالمگیر کے ساتھ نہایت درجہ کی ناانصافی کا سلوک کیا ہے اور اس کی کردار کشی کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ لیکن تاریخ پر اگر ایک غیر متعصب نظر ڈالی جائے تو یہ حقیقت آشکار ہو جاتی ہے کہ عالمگیر ایک مذہبی آدمی تھا لیکن اس کی شخصیت اور کردار مذہبی تعصب سے پاک تھا۔ انصاف کی نظر ڈالنے سے عالمگیر کی شجاعت ثابت قدمی، استقلال، انصاف پسندی، سنجیدگی اور متانت، رحم اور وسیع النظر اعلیٰ اخلاق اور عابدانہ اور زاہدانہ زندگی کی خصوصیات نمایاں ہو کر سامنے آتی ہیں۔

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے زیر اہتمام

Charity Walk for Peace 2016

مجلس انصاراللہ برطانیہ کی سالانہ چیریٹی واک برائے امن (Charity Walk for Peace) نہایت کامیابی کے ساتھ 29 مئی 2016ء کو ایسٹ لندن کی نیوہیم کونسل میں منعقد ہوئی۔ اس طرح مجموعی طور پر اس واک کو کامیاب بنانے کے لئے قریباً پانچ صد انصار نے حصہ لیا۔

امسال کی واک کا رُوٹ نیوہیم کونسل کی بلڈنگ سے متصل پُر فضا مقام پر دریا کے کنارے مقرر کیا گیا تھا۔ چونکہ اب یہ چیریٹی واک فار پیس کے نام سے ایک ''رجسٹرڈ چیریٹی'' کے طور پر واک منعقد کر رہی ہے اس لئے امسال مجلس انصاراللہ یوکے نے کوشش کی تھی کہ اس واک میں زیادہ سے زیادہ دوسری چیریٹیز اور غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوں۔ اس حوالہ سے ایک خصوصی پروموشنل پمفلٹ دو لاکھ کی تعداد میں شائع کرنے کے بعد یوکے بھر میں انصار کے ذریعہ تقسیم کیا گیا۔

اس کے علاوہ مقامی طور پر چیریٹی واک ڈنر کا انتظام کیا گیا جس میں لوکل ممبران پارلیمنٹ، میئرز، کونسلرز اور 42 لوکل چیریٹیز کو دعوت دی گئی۔ اس پروگرام میں 195 مہمان شامل ہوئے جن میں 42 چیریٹیز کے نمائندگان شامل تھے۔ اس پروگرام کی صدارت مکرم چوہدری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے نے کی۔

امسال واک کی پرموشن کے لئے مقامی اخبارات میں اشتہارات بھی شائع کروائے گئے۔ ان اخبارات میں ''نیوہیم ریکارڈر''، ''گارڈین''، ''نیشن'' اور ''جنگ'' وغیرہ شامل تھے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بہت سی چیریٹیز نے اپنی ویب سائٹ پر بھی اس واک کی پروموشن کی۔ اس کے علاوہ فیس بک اور ٹویٹر کا بھی استعمال کیا گیا۔

گزشتہ سالوں کی وصولی کو دیکھتے ہوئے امسال پانچ لاکھ پاؤنڈ کا ٹارگٹ مقرر کیا گیا تھا۔ اس ٹارگٹ کو حاصل کرنے کے لئے چند نئے طریقے بھی استعمال کئے گئے جن میں سب سے مقبول میچ فنڈنگ ہے۔ اسی وجہ سے یوکے کی 47 چیریٹیز نے حصہ لیا اور اپنے ذرائع سے ہمارے کولیکشن فارم پر نہ صرف فنڈز اکٹھے کئے بلکہ چیریٹی واک میں بھرپور طریقے سے شرکت کی اور اپنی چیریٹیز کے سٹالز بھی لگائے۔

لوکل فنڈز کولیکشن کے لئے پچھلے سالوں میں اس مد میں نمایاں رقوم جمع کرنے والوں کیلئے ایک ڈنر کا انتظام کیا۔ اس موقع پر ان کو اس چیریٹی واک کی اہمیت اور فنڈز کولیکشن کی طرف توجہ دلائی گئی۔

تمام انصار کو کولیکشن فارم کے علاوہ چیریٹی واک کے لیف لیٹس بھی بھجوائے گئے تاکہ انصار اپنے ہمسایوں سے رابطہ کر کے فنڈز اکٹھے کر سکیں۔ اس کے علاوہ فنڈز کولیکشن بذریعہ ٹیکسٹ میسجنگ اور Just Giving Account کے ذرائع کو بھی استعمال کیا گیا۔

چیریٹی واک والے دن بھی شعبہ مال نے سٹال لگایا ہوا تھا جس پر واک میں شامل ہونے والے بہت سے احباب نے فنڈز جمع کروائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس موقع پر 2 لاکھ پاؤنڈز کی collection ہوئی۔

اسی طرح انصار کی سہولت کے لئے تمام ریجنز سے ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی کیا گیا۔ ان تمام کوششوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر 2583 افراد نے اس واک میں شرکت کی۔ نیز 500 سے زائد مقامی کمیونٹی اور چیریٹیز کے نمائندگان بھی شامل ہوئے جو ایک ریکارڈ ہے۔

واک کے مقام پر مختلف سٹالز لگائے گئے تھے جن میں سٹالز برائے رجسٹریشن، استقبالیہ، فرسٹ ایڈ، فنڈز کولیکشن، ہیلتھ اینڈ سیفٹی کے علاوہ مختلف چیریٹیز کے سٹالز شامل تھے۔

رجسٹریشن کا آغاز 29 مئی 2016ء کی صبح 8 بجے کیا گیا۔ Online رجسٹریشن کروانے والوں کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ نیز ٹرانسپورٹ کوچز کے اندر بھی رجسٹریشن کروانے کا اہتمام کیا گیا تھا تاکہ رجسٹریشن کاؤنٹرز پر رَش نہ ہو۔

تقریباً 11 بجے افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد نیوہیم کے میئر سر رابن ویلز اور ایسٹ ہیم رُکن پارلیمنٹ سٹیفن ٹِمز نے خطاب کیا، آخر پر مکرم امیر صاحب نے چیریٹی واک برائے امن کا تعارف کروایا اور دعا کے ساتھ واک کا آغاز کروایا۔ افتتاحی تقریب میں بہت سے میئرز، ممبران پارلیمنٹ اور کونسلرز نے بھی شرکت کی۔

امن کے حوالہ سے منعقد ہونے والی اِس چیریٹی واک کے آغاز کے لئے تمام مہمانان (بلاتفریق مذہب، قوم، رنگ و نسل) سٹارٹنگ لائن پر آئے۔ اسی طرح واک کے اختتام پر بھی تمام شاملین کو میڈلز دینے کے لئے بھی یہ تمام مہمان موجود رہے اور اپنے ہاتھوں سے لوگوں کو میڈلز پہنائے۔

امسال اہم بات یہ بھی تھی کہ میچ فنڈنگ سکیم کی وجہ سے بہت سی چھوٹی مقامی چیریٹیز کو شامل ہونے کا موقع ملا۔ ان چیریٹیز نے فنڈز بھی اکٹھے کئے اور اپنی چیریٹیز کے سٹالز بھی لگائے جس پر لوگوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ اس سال مجموعی طور پر 47 چیریٹیز شامل ہوئیں جن میں Food Bank, Fair Share, Diabetes UK, Rainbow Trust, War Child اور Action for Children وغیرہ شامل تھیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے واک میں شریک تمام احباب کو بروقت کھانا مہیا کیا گیا۔ کھانا پیش کرنے کے لئے بیت فضل لندن کے ریجن سے 73 انصار نے مسلسل سات گھنٹے کام کیا۔ نیز تمام معزز مہمانوں کے لئے بھی کھانے کا علیحدہ انتظام تھا۔ نیز واک کے شرکاء کے لئے ہر میل کے فاصلہ پر ریفریشمنٹس کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

واک کے اختتام پر ہال میں ایک پُروقار تقریب منعقد کی گئی جس کی صدارت مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے کی۔ اس تقریب میں بھی مہمانوں کی ایک بڑی تعداد شامل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے مساعی کرنے والے تمام افراد کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

حسن خلافت سے

ہے ہر جانب سرور و نغمگی حسن خلافت سے
بکھرتی جا رہی ہے روشنی حسنِ خلافت سے

ہیں اس کے حسن کے جلوے فضاؤں میں ہواؤں میں
بہاروں کو ملی ہے تازگی حسن خلافت سے

نظر آتی ہے ہر سُو نور کے جلووں کی رعنائی
لو چھٹتی جا رہی ہے تیرگی حسن خلافت سے

ہمیں اس نے وفاؤں کے قرینوں سے نوازا ہے
کھلا ہے ہم پہ ذوقِ بندگی حسن خلافت سے

ہمیں ہیں آج دنیا میں صداقت کا عَلَم تھامے
ملی ہے ہم کو فکر و آگہی حسن خلافت سے

ورود قدرت ثانی یہ سب اس کی عنایت ہے
زمانے کو ملی ہے زندگی حسن خلافت سے

عبدالصمد قریشی

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 124631 میں امتہ ایوب

بنت محمد ایوب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 5-ر ب رتیاں ضلع و ملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ امتہ ایوب گواہ شد نمبر 1۔ محمد ایوب ولد محمد شریف گواہ شد نمبر 2۔ محمد شریف ولد غلام محمد

مسل نمبر 124632 میں ملیحہ ستار

بنت عبدالستار قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد جنوبی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6-اپریل 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ملیحہ ستار گواہ شد نمبر 1۔ عبدالستار ولد محمد امیر گواہ شد نمبر 2۔ سیف الرحمٰن ولد عبدالستار

مسل نمبر 124633 میں خولہ صباحت

بنت عمر داؤد قوم...... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا سلام ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) ٹاپس گولڈ 3 ماشہ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ خولہ صباحت گواہ شد نمبر 1۔ ریاض احمد ججہ ولد عبداللہ خان گواہ شد نمبر 2۔ میر محمد احمد ولد میر غلام احمد

مسل نمبر 124634 میں نادیہ رفیق

بنت محمد رفیق قوم جام پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 34B دارالنصرت ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 مئی 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ نادیہ رفیق گواہ شد نمبر 1۔ محمد صدیق ولد نیک محمد گواہ شد نمبر 2۔ فیصل رفیق ولد محمد رفیق

مسل نمبر 124635 میں عطیہ رفیق

بنت محمد رفیق قوم جام پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 34/B دارالنصرت ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 مئی 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عطیہ رفیق گواہ شد نمبر 1۔ محمد رفیق ولد نیک محمد گواہ شد نمبر 2۔ فیصل رفیق ولد محمد رفیق

مسل نمبر 124636 میں گلشن احمد

ولد محمد وارث قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل شرقی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-اپریل 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ گلشن احمد گواہ شد نمبر 1۔ معزز احمد سالک ولد شبیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ نعمت اللہ ولد محمد سعد اللہ

مسل نمبر 124637 میں مدیحہ حیدر

بنت غلام حیدر قوم چٹھہ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر 87 تحریک جدید دارالصدر جنوبی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ مدیحہ حیدر گواہ شد نمبر 1۔ غلام حیدر ولد مولوی رشید احمد مرحوم گواہ شد نمبر 2۔ مجید احمد ولد غلام قادر

مسل نمبر 124638 میں امۃ النصیر

زوجہ محمد ندیم شہزاد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 69/B ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جون 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 30 ہزار روپے (2) جیولری 7 تولہ اس وقت مجھے مبلغ 2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ امۃ النصیر گواہ شد نمبر 1۔ محمد ندیم شہزاد ولد بشیر احمد مرحوم گواہ شد نمبر 2۔ جمیل احمد پال ولد فیروز الدین پال مرحوم

مسل نمبر 124639 میں زرلش مبشر

بنت مرزا مبشر احمد قوم مغل پیشہ طالبعلم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 49 ناصر آباد غربی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 مارچ 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) جیولری 1.25 تولہ 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ زرلش مبشر گواہ شد نمبر 1۔ مرزا عزیز احمد ولد مرزا بشیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ محمد یونس بھٹی ولد رحمت اللہ بھٹی

مسل نمبر 124640 میں عالیہ اشرف

بنت محمد اشرف قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 37-A ناصر آباد غربی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 مارچ 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عالیہ اشرف گواہ شد نمبر 1۔ مرزا عزیز احمد ولد مرزا بشیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ محمد اشرف ولد محمد طفیل

مسل نمبر 124641 میں عائشہ اشرف

بنت محمد اشرف قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 39-A ناصر آباد غربی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 مارچ 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عائشہ اشرف گواہ شد نمبر 1۔ مرزا عزیز احمد ولد مرزا بشیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ محمد اشرف ولد محمد طفیل

مسل نمبر 124642 میں فرحت مبشر

زوجہ مرزا مبشر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 49 ناصر آباد غربی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 مارچ 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) جیولری 2 تولہ 80 ہزار روپے (2) مکان 8.5 مرلہ 35 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ فرحت مبشر گواہ شد نمبر 1۔ مرزا عزیز احمد ولد مرزا بشیر احمد مرحوم گواہ شد نمبر 2۔ محمد یونس بھٹی ولد رحمت اللہ بھٹی

مسل نمبر 124643 میں محمد ظفر اللہ

ولد شبیر احمد قوم راجپوت پیشہ...... عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 41 شکور پارک ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 مئی 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد ظفر اللہ گواہ شد نمبر 1۔ ڈاکٹر خواجہ وحید احمد ولد خواجہ محمد امین گواہ شد نمبر 2۔ رضوان احمد باجوہ ولد ریاض احمد باجوہ

مسل نمبر 124644 میں علی احمد

ولد رشید احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اقامۃ الظفر وقف جدید ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 فروری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ علی احمد گواہ شد نمبر 1۔ عابد محمود شیخ ولد قمر احمد شیخ گواہ شد نمبر 2۔ محبوب علی ولد محمد جمن انصاری

اطلاعات و اعلانات

نوٹ اعلانات صدر۔امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

تقریب آمین

مکرم ناصر احمد بٹ صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پوتی مہوش رشید بنت مکرم رشید الدین بٹ صاحب نے قرآن شریف ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔اس کو قرآن شریف پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ شبانہ رشید صاحبہ کو حاصل ہوئی۔مورخہ 4 ستمبر 2016ء کو تقریب آمین کے موقع پر اس سے قرآن شریف مکرمہ مبارکہ رئیس صاحبہ نے سنا اور مکرمہ فضیلت ظہیر صاحبہ نے دعا کروائی ۔ بچی حضرت میاں اللہ دتہ صاحب نت کلاں ضلع گوجرانوالہ رفیق حضرت مسیح موعود یکے از 313 کی نسل میں سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن مجید پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

کیوریٹو ادارہ کی سالانہ تقریب

مورخہ 9 نومبر 2016ء کو کیوریٹو ادارہ کی تقریب کا انعقاد الرفیع بینکوئٹ ہال میں ہوا۔جس کی صدارت محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب ناظر زراعت نے کی جبکہ تقریب کے مہمان خصوصی محترم راجہ عطاء اللہ خان صاحب تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم راجہ رفیق احمد صاحب نے ادارہ کا تعارف پیش کیا۔اس کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالباسط قمر صاحب نے ہومیوپیتھی اور مکرم ڈاکٹر مرزا اسلم بیگ صاحب نے کیوریٹو سسٹم کا تعارف کروایا۔ ازاں بعد محترم مہمان خصوصی نے نمایاں کارکردگی دکھانے والے کارکنان میں انعامات تقسیم کئے۔پھر صدر مجلس نے خطاب کیا۔صدر مجلس اور مہمان خصوصی کو یادگاری شیلڈز پیش کی گئیں ۔ پروگرام کے آخر پر دعا ہوئی جس کے بعد تمام مہمانان اور شرکاء کی خدمت میں طعام پیش کیا گیا۔

معلومات درکار ہیں

مکرم عرفان احمد بٹ صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ کے دادا حضرت میاں محمد عیسیٰ صاحب (عیسیٰ کشمیری) آف بھاگووال ضلع گورداسپور رفیق حضرت مسیح موعود نے اپنے دو بھائیوں کے ہمراہ بیعت کی سعادت حاصل کی تھی۔ ان کا بھاگووال گاؤں میں نداء کا معروف واقعہ ہے۔جس کی تفصیل کسی صاحب کو معلوم ہو یا حوالہ کا علم ہو تو خاکسار کے درج ذیل فون نمبر یا ای میل کے ذریعہ بھجوادیں۔شکریہ 03336717974

مکرم خواجہ محمد افضل بٹ صاحب حال امریکہ

واٹس ایپ نمبر:+15854854859

EmaiL:ibutt.ahmed@gamil.com

درخواست دعا

مکرم محمد اقبال سہرانی صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ عائشہ بشیر صاحبہ اہلیہ محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب گزشتہ تین ہفتوں سے گردوں میں انفیکشن اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے صاحب فراش ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ دے اور فعال زندگی عطا فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم انعام اللہ قریشی صاحب ٹورانٹو کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم محمد ضیاء اللہ قریشی صاحب ولد مکرم محمد شجاع اللہ قریشی صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ مورخہ 6 نومبر 2016ء کو ربوہ سے لاہور جاتے ہوئے شیخوپورہ کے نزدیک موٹروے پر حادثہ کے نتیجہ میں بعمر 77 سال وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔آپ کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 9 نومبر 2016ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں پڑھائی۔قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم 1989ء سے کراچی اور لاہور میں انجینئرنگ مینوفیکچرنگ آٹو موبائل سپیئر پارٹس کے بزنس سے منسلک تھے۔گزشتہ تین سال سے ربوہ اس نیک جذبہ کے ساتھ رہائش اختیار کی کہ اپنی زندگی کے آخری سال یہاں گزار کر مرکز سلسلہ کی برکات سے مستفیض ہوسکیں۔موصوف سادہ ،نفیس طبیعت ،ملنسار،مخلوق خدا کے ہمدرد،منکسر المزاج، عبادات کے پابند، مالی قربانی کرنے والے اور خلافت سے محبت رکھنے والے تھے۔یہ آپ کی ہی تربیت کا اثر تھا کہ آپ کی بیٹیوں کو ڈاکٹر بن کر بنی نوع انسان کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ مسرت ضیاء صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا خاکسار، چار بیٹیاں مکرمہ ڈاکٹر منصورہ طلعت قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر قیوم کانواں صاحب (ان دونوں کو سندھ مٹھی ہسپتال میں پانچ سالہ وقف کی توفیق ملی) حال آسٹریلیا، مکرمہ ڈاکٹر نگہت قریشی صاحبہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ اہلیہ مکرم مہتاب مرزا صاحب انجینئر (حال ابوظہبی)،مکرمہ ڈاکٹر قرۃ العین قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم ریحان شاہین صاحب چارٹڈ اکاؤنٹنٹ حال لندن اور مکرمہ ڈاکٹر نصرت قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر کامران خان صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ (دونوں نے لائبیریا میں مجلس نصرت جہاں کے تحت وقف کیا) سوگوار چھوڑی ہیں۔آپ مکرم ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب کے چچازاد بھائی تھے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ دے نیز لواحقین کو صبر جمیل اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

☆☆☆☆☆☆

سالانہ علمی ریلی 2016ء مجلس انصاراللہ پاکستان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کے تحت 14 ویں سالانہ علمی ریلی 4 تا 6 نومبر 2016ء ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئی۔اس ریلی کا افتتاح 4 نومبر کو چار بجے سہ پہر محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے فرمایا۔

مخصوص ملکی اور جماعتی حالات کی وجہ سے علمی ریلی میں شرکت کیلئے ہر ضلع کو محدود تعداد ہی میں شرکت کی اجازت دی جاسکتی تھی۔

مقابلہ تقریر معیار خاص بین العلاقہ میں ہر علاقہ سے صرف ایک چنیدہ مقرر کو اجازت دی گئی۔ مقابلہ دینی معلومات اور بیت بازی کیلئے ہر ضلع سے دو ممبران پر مشتمل صرف ایک ٹیم شامل کی گئی۔تمام مقابلوں کی تفصیل یہ ہے۔تلاوت، نظم، حفظ قرآن، تقریر معیار عام، تقریر فی البدیہہ، تحریری امتحان ترجمۃ القرآن و مطالعہ کتب، بیت بازی، دینی معلومات اور تقریر معیار خاص۔

علمی ریلی کے سلسلے میں خدمات سرانجام دینے والے کارکنان کی ڈیوٹیز کا باقاعدہ آغاز مورخہ 2 نومبر 2016ء کو سہ پہر 4 بجے ہوا۔جس میں محترم صدر مجلس نے انتظامات کا معائنہ کیا اور ضروری رہنمائی فرمائی۔گزشتہ سال علمی ریلی میں 9 مقابلہ جات منعقد ہوئے تھے۔جبکہ امسال کل دس مقابلہ جات ہوئے۔جن میں انصار نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔خوشکن پہلو یہ تھا کہ بعض مقابلہ جات میں خاصی کثیر تعداد میں انصار نے شرکت کی۔ایک اور خوشکن پہلو یہ بھی سامنے آیا کہ مقابلہ ترجمۃ القرآن کے امتحان میں سخت مقابلہ ہوا اور اول دوم اور سوم آنے والے انصار نے 100 میں سے بالترتیب 98، 97.5 اور 97 نمبر حاصل کئے۔

مہمانوں کی رہائش کا انتظام سرائے ناصر نمبر 3,2 کے علاوہ سرائے مسرور، سرائے خدمت اور دارالضیافت میں تھا اور کھانے کا انتظام دفتر جلسہ سالانہ کے لان میں کیا گیا تھا۔ جبکہ نمازوں کی ادائیگی ایوان ناصر کے نوتعمیر شدہ ہال کے زیریں حصہ میں کی جاتی رہی۔ دوران ریلی روزانہ فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد بھی باقاعدگی سے ادا کی جاتی تھی۔نماز فجر کے بعد مختلف تربیتی موضوعات پر درس دیئے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ کینیڈا سے براہ راست اور نشر مکرر سے استفادہ کا انتظام ایوان ناصر اور دیگر رہائش گاہوں پر بھی تھا۔ جس سے سب شرکائے ریلی نے استفادہ کیا۔

دوسرے روز نماز مغرب وعشاء اور رات کے کھانے کے بعد کا وقت شعری نشست کے لئے مقرر تھا۔ساڑھے سات بجے رات یہ تقریب شروع ہوئی جس میں محترم صابر ظفر صاحب، محترم مبارک احمد عابد صاحب، محترم ڈاکٹر عبدالکریم خالد صاحب سمیت دیگر مہمان شعراء نے بھی شرکت کی۔ سامعین کی کثیر تعداد اس دلچسپ علمی اور ادبی نشست سے مستفید ہوئی۔ دوران ریلی ہر روز ایک بکرا صدقہ بھی دیا جاتا رہا۔علمی مقابلہ جات کے نتائج مختلف مقامات پر ڈسپلے کرنے کے ساتھ ساتھ ریلی کے مختلف مواقع کی تصاویر ایوان ناصر کے زیریں ہال میں نصب LED پر ویڈیو کلپس اور سلائیڈ شو کی شکل میں پیش کئے جاتے رہے۔

پاکستان بھر سے اس چودھویں سالانہ علمی ریلی میں شرکت کیلئے انصار تشریف لائے۔ کراچی اور کوئٹہ سے لے کر پشاور اور آزاد کشمیر کے 16 علاقہ جات کے 52 اضلاع کی 163 مجالس کے 296 انصار نے شرکت کی توفیق پائی۔ یوں علاقہ جات کی حاضری بفضل خدا سو فیصد رہی۔

ریلی کی اختتامی تقریب 6 نومبر کو حسب پروگرام 11:45 پر ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے فرمائی۔

تلاوت ،عہد اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف منتظم اعلیٰ ریلی نے رپورٹ پیش کی اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔جس کے بعد مہمان خصوصی نے انعامات، شیلڈز اور اسناد تقسیم فرمائیں اور مختصر دعائیہ کلمات کے ساتھ دعا کرائی جس کے بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں اور پھر تمام حاضرین و مہمانان کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

مجموعی طور پر بہترین ناصر مکرم عبدالمجیب شاہد صاحب ربوہ اور بہترین ضلع ربوہ قرار پایا۔

☆☆☆☆☆☆

ایم ٹی اے کے پروگرام

17 نومبر 2016ء

12:25 am	فرنچ سروس
1:00 am	کوئز پروگرام
1:35 am	دینی و فقہی مسائل
2:05 am	کڈز ٹائم
2:30 am	مسلم سائنسدان
2:45 am	خطبہ جمعہ 5 نومبر 2010ء
3:55 am	انتخاب سخن
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
6:00 am	الترتیل
6:30 am	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ یو کے
7:25 am	دینی و فقہی مسائل
8:00 am	کوئز پروگرام
8:30 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:05 am	فیتھ میٹرز
9:50 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:20 am	درس
11:50 am	یسرنا القرآن
12:20 pm	حضور انور کے اعزاز میں کیرالہ میں استقبالیہ تقریب 25 نومبر 2008ء
1:05 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:35 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	جاپانی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	درس
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:10 pm	Beacon of Truth
7:00 pm	خطبہ جمعہ 11 نومبر 2016ء (بنگالی ترجمہ)
8:05 pm	آئینہ
8:50 pm	Persian Service
9:20 pm	قرآن کلاس
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر Live

تاریخ عالم 14 نومبر

☆1770ء۔ سکاٹش سیاح اور مہم جو جیمز بروس نے براعظم افریقہ میں اپنے طویل قیام اور تحقیقات کے بعد اندازہ قائم کیا کہ اس نے دریائے نیل کا منبع تلاش کر لیا ہے۔

☆1899ء۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے ایک عظیم الشان تحقیق میں مزید تائیدی ثبوت اور حوالہ جات شامل کرنے کے لئے ایک وفد بھیجنا تجویز فرمایا جس کی روانگی کے لئے آج کے دن بھی قادیان میں ''جلسۃ الوداع'' جاری رہا۔ اس جلسہ میں آپ نے تقریر بھی فرمائی۔

☆1918ء۔ چیکوسلواکیہ میں جمہوری نظام آیا۔

☆1922ء۔ بی بی سی نے برطانیہ کے لئے ریڈیو سروس شروع کی۔

☆1957ء: سٹیٹ بنک کے پہلے گورنر زاہد حسین کا کراچی میں انتقال ہوا۔

☆1967ء۔ امریکی موجد نے دنیا کی پہلی لیزر کا اپنے نام پر اندراج کروایا۔

☆1971ء۔ ناسا کا خلائی جہاز مریخ کے مدار میں داخل ہوا۔

☆بھارت میں یوم اطفال منایا جا رہا ہے۔

☆2002ء: مکرم عبدالوحید صاحب فیصل آباد کو شہید کر دیا گیا۔

☆آج ذیابیطس کے مرض سے بچاؤ کی آگہی پھیلانے کا عالمی دن ہے۔

☆آج کولمبیا میں خواتین کا قومی دن ہے۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

مکئی

مکئی امریکا اور میکسیکو کے جنوبی علاقوں میں کثرت سے کاشت کی جاتی ہے اور یہی اس کا اصل وطن ہے۔ کثرت سے مکئی پیدا کرنے والے ملکوں میں امریکا، چین برازیل، ارجنٹائن، میکسیکو، فرانس جنوبی افریقہ، روس، رومانیہ اور یوگوسلاویہ شامل ہیں۔ برصغیر میں اسے پرتگالی سیاحوں نے 17ویں صدی عیسوی میں متعارف کرایا۔ پاکستان میں خیبر پختونخواہ اور پنجاب کے بارانی علاقوں میں مکئی کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔ سندھ میں اس کی پیداوار کم اور یہ صرف حیوانات کو چارے کے طور پر کھلانے کیلئے اگائی جاتی ہے۔ آج کل ہائبرڈ نسل کے بھی پودے کاشت کئے جاتے ہیں جن کی پیداوار عام مکئی سے زیادہ ہوتی ہے۔ مکئی کے دانوں کا گودا نرم اور ملائم ہوتا ہے اور اس میں نشاستہ (کاربائیڈریٹ) گلوٹن یعنی لحمیاتی مرکب (جو غلے میں پایا جاتا ہے) اور ریشہ شامل ہوتا ہے۔ مکئی میں لحمیات (پروٹینز) نشاستہ اور چکنائی کی مناسب مقدار موجود ہوتی ہے۔ مکئی کھانے سے معدے کی تیزابیت ختم ہو جاتی ہے اور قبض بھی نہیں ہوتی۔ یہ ذیابیطس کے اثرات کو کم اور دل کی بیماریوں کو گھٹاتی ہے۔

(روزنامہ آج 9 اکتوبر 2016ء)

ربوہ میں طلوع و غروب و موسم 14 نومبر

طلوع فجر	5:11
طلوع آفتاب	6:33
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:12
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	13 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

14 نومبر 2016ء

6:10 am	گلشن وقف نو
8:10 am	خطبہ جمعہ 11 نومبر 2016ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا چنائی بھارت ایئرپورٹ آمد اور بیت الذکر کا افتتاح 24 نومبر 2008ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ 24 دسمبر 2010ء

سیل۔ سیل۔ سیل

Haier کی ڈرائر مشین 50-60 ماڈل پر زبردست سیل، 9500 روپے والا 8000 روپے میں دستیاب ہے۔ یہ آفر محدود مدت اور محدود سٹاک پر ہے۔ Fully Automatic Haier کی واشنگ مشین دستیاب ہے۔

فیصل کراکری اینڈ الیکٹرونکس
ریلوے روڈ ربوہ: 03239070236

CASA BELLA
Home Furnishers

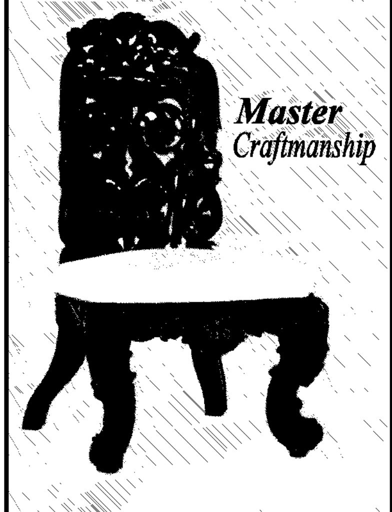

Master Craftmanship

FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fortress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com

FABRICS
1- Gilgit Block
Fortress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952

A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flooring

FR-10

چوہدری ٹینٹ سروس

کیٹرنگ کی جدید ورائٹی کے ساتھ۔ ڈیرہ، مارکی، کپہ، شامیانے، جدید ورائٹی، اعلیٰ کوالٹی۔ کھانا بھی سپلائی کیا جاتا ہے۔ نیز شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانا بازار سے بارعایت تیار کروائیں۔

الحاج چوہدری انس احمد 0335-5043714 / 0322-7833144
حاجی یاسر وسیم احمد 0332-7524798
دارالنصر غربی ربوہ نزد ڈاکٹر منیر احمد

اوقات مطب موسم سرما صبح 9 بجے تا 1 بجے شام 4 بجے تا 7 بجے

حکیم عبدالسمیع حامی فاضل الطب والجراحت

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
047-6211434
047-6212434

مظہر کلینک احمد نگر ربوہ برائے فروخت

خصوصیات درج ذیل ہیں ✪ عرصہ 45 سال سے ملک کے طول و عرض سے مریض آتے ہیں اور نہایت اچھی شہرت رکھتا ہے ✪ سوئی گیس کی فراخ و کشادہ سڑک پر واقع ہے جہاں پارکنگ و مریضوں کی آمد و رفت کی سہولت موجود ہے ✪ سرگودھا، فیصل آباد روڈ اور بس سٹاپ 100 گز کے فاصلے پر ہیں ✪ دائیں بائیں پٹرول پمپ، سی این جی پمپ، ہوٹلز موجود ہیں ✪ رقبہ 25 مرلے تقریباً مسقف حصہ 10 مرلے تقریباً (کمرے 12 عدد واش رومز 3 عدد ہال نما کمرے 3 عدد چھوٹے کمرے 9 عدد۔ بیسمنٹ 52x14 فٹ۔ برآمدہ 8x52 دوسرا برآمدہ 15x40) دو بجلی کنکشن اور ایک سوئی گیس کنکشن ✪ دائیں بائیں میڈیکل سٹورز ہیں ✪ کالووال روڈ بہت سے دیہات کو ملتی ہے۔ خصوصاً ڈاکٹرز کیلئے سنہری موقع ہے بوجہ رواں کاروبار انشاء اللہ پہلے دن سے انکم شروع ہوگی۔ خود تشریف لائیں یا ڈیو منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔

برائے رابطہ whatsapp 0336-8650439:
whatsapp 001-306-716-6847, Cell:0332-7065822

زرعی رقبہ برائے فروخت

کل قابل کاشت رقبہ 128 ایکڑ 7 کنال راجن پور شہر سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر۔ نہری پانی اور ٹیوب ویل کی سہولت موجود ہے۔ گورنمنٹ کی سکیم بائی پاس قریب سے گزرنے والی ہے۔

رابطہ: 0044-2085717164, 7412611851
0337-1600669